چشم روشن کن زخاک اولیاء
تا ببینی زابتداء تا انتہاء (مولانا رومی)
اِعلاءُ کلمۃِ اللّٰہ
فی بیانِ ما اُھِلَّ بہٖ لِغیرِ اللّٰہ
تصنیفِ لطیف
حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی
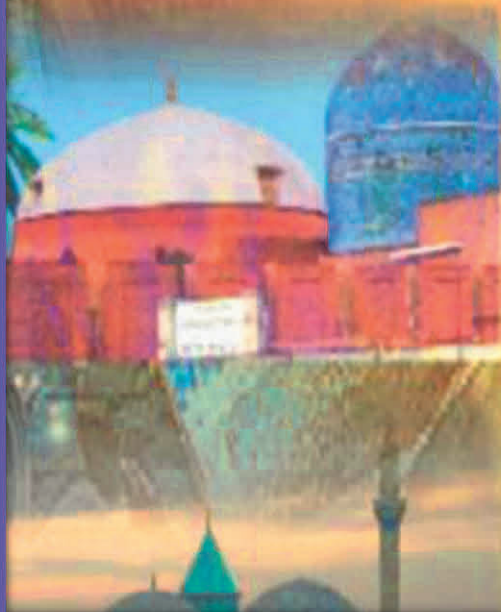
احدهاان حیٰوة القبروان کانت عند السوال باعادة الروح فهی حیٰوة ضعیفة فجاز ان لایسمی زوالها موتا وقال شیخ الاسلام ابن حجر ظاهر الخبر یدل علی ان الروح تدخل فی نصف الجسد الاعلی۔

ثانیها ان الموت الحاصل بعد اعادة الروح مندرج فی الموتة الاولیٰ۔

ثالثها ان الضمیر للجنة والاستثناء تکید لعدم الذوق علی سبیل التعلیق بالمحال فالمعنٰی لوامکن ذوقهم فی الجنة لذاقوها لکنه غیر ممکن فلاموت فی الجنة۔ انتهٰی۔

وآیت انک لاتسمع الموتیٰ۔ وما انت بمسمع من فی القبور۔ منافاة ندارد باستمداد از اَرواحِ کمل وعلم وادراک اوشان چه من فی القبور وموتیٰ اجساد اند نه ارواح فلاحاجة فیما نحن بصدده الی اثبات سماع الموتیٰ۔ وبناء بر مذکور الحوق اَرواحِ کمّل بملائکه حکیم الاُمّت مولانا شاه ولی الله در کتاب انتباه[1] فی سلاسل الاولیاء در بحث اشغال فرموده یا شیخ عبدالقادر شیئاً لله یک صد ویازده بار خوانند۔

بالجمله بحث توسّل ونداء واِستعانت را در کتاب مواهب

پُھلواری نے فرمایا ہے کہ میرے نزدیک یہ جواب غلط ہے۔ اس لیے کہ احادیثِ صحیحہ دلالت کرتی ہیں کہ قبر میں سوال کے وقت رُوح دوبارہ بدن میں لَوٹائی جاتی ہے پس ہونے کے انکار سے جواب دینا ٹھیک نہیں اَور مشائخ نے اِس آیت کے بہت وجُوہ سے جواب دیئے ہیں۔

۱۔ منکر ونکیر کے سوال کے وقت بے شک رُوح کو لَوٹایا جاتا ہے اَور مُردہ زندہ ہو جاتا ہے۔ مگر یہ زندگی ضعیف ہوتی ہے پس جائز ہے کہ اس کے زوال کو موت نہ کہا جائے۔ شیخ الاسلام اِبنِ حجر فرماتے ہیں ظاہرِ خبر دلالت کرتا ہے کہ رُوح اُوپر کے نصف بدن میں داخل ہوتی ہے۔

۲۔ اعادۂ رُوح کے بعد جو موت حاصل ہوتی ہے وُہ موتِ اولیٰ میں مندرج ہے۔

۳۔ فیها کا ضمیر جنّت کی طرف راجع ہے اَور استثنا سے مقصُود یہ ہے کہ موت کے نہ چکھنے کی تاکید کی جائے اس لیے کہ یہ تعلیق بالمحال ہے اَور معنی یہ ہیں کہ اگر جنّت میں موت کا چکھنا ممکن ہوتا تو موت کو چکھتے لیکن وہاں اس کا چکھنا تو ممکن نہیں پس جنّت میں موت نہیں۔ اِنتہٰی۔

اَور آیت انک لاتسمع الموتیٰ وما انت بمسمع من فی القبور ہر دو اَرواحِ کاملین سے مدد مانگنے اَور اُن کے علم اَور ادراک کے منافی نہیں۔ اس لیے کہ من فی القبور اَور موتیٰ جسم ہیں نہ اَرواح۔ پس اِستمداد کے مسئلہ کے بارہ میں ہمیں سماعِ موتیٰ کے ثابت کرنے کی ضرُورت نہیں۔ اس لیے کہ اِس مسئلہ کی بنا اِس امر پر ہے۔ کہ اَرواحِ کاملین ملائکہ ملاءِ اعلیٰ کے ساتھ ملحق ہو جاتی ہے۔ سماعِ موتے پر یہ موقوف نہیں حکیمُ الاُمّت مولانا شاہ ولی اللہ نے اِنتباہ فی سلاسلِ اَولیاء اللہ بحثِ اشغال میں فرمایا ہے کہ یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ ایک سَو گیارہ مرتبہ پڑھا جائے۔

حاصلِ کلام یہ ہے کہ توسّل وندا اَور اِستعانت کے ابحاث

---

[1] در نسخہ مترجم یا شیخ الخ یافتہ نشد لکن تحویل ثقات مثل صاحب بوارق وغیرہ غالباً ذکر آورد و اصل نسخہ انتباہ معلوم مے شود۔ ۱۲ منہ

[1] ترجمہ شُدہ نسخہ میں یا شیخ الخ نہیں ہے لیکن معتبر علمائے کرام مثل صاحبِ بوارق وغیرہ کے حوالہ جات سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل میں ضرور ہے۔ ۱۲